داتا دربار دھماکے اور بے بصیرت قیادت!

عبدالرشید ارشد

اچھے منصوبہ ساز کی صفت یہ ہے کہ وہ اپنی ہر کارروائی کے لیے ہمہ پہلو تیاری کرنے کے بعد اس پر عملدرآمد کرتا ہے یعنی First Plan the work, then work the plan پر Letter and spirit کے ساتھ عمل پیرا ہوتا ہے۔ مثلاً خودکش دھماکوں ہی کو لیجیے۔ پہلے وقوعہ کی جگہ کا انتخاب، پھر سروے اور مسلسل نگرانی، دھماکے کون کرے گا۔ دھماکے کے فوراً بعد ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان کون کرے گا۔ اس اعلان کے لیے تائیدی بیانات کیا ہوں گے۔ کس کس کی زبان سے ادا ہوں گے۔ میڈیا کیسے کوریج دے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

عملی زندگی میں ہر اقدام کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ بے مقصد نہ کوئی وقت اور پیسہ لگاتا ہے اور نہ ہی اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔ جتنا بڑا مقصد ہوتا ہے۔ بے مقصد نہ کوئی وقت اور پیسہ لگاتا ہے اور نہ ہی اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔ جتنا بڑا مقصد ہوگا اتنا ہی بڑا وقوعہ یا قربانی ہوگی۔ مثلاً ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا وقوعہ بھی بڑا تھا اور اس بہانے افغانستان اور پھر پاکستان پر یلغار بھی کم بڑا مقصد نہ تھا۔ اِدھر جہاز ٹکرائے اُدھر بش نے القاعدہ اور طالبان کے خلاف کروسیڈ کا اعلانِ عام ''فرما'' دیا۔ یہ اعلان پہلے سے تیار رکھا گیا تھا جو وقت پر صدر کے ہاتھ دے کر میڈیا پر نشر کروا دیا گیا ورنہ وقوعہ بڑا ہو تو بیان کئی روز سوجھتا ہی نہیں۔

پاکستان کے طول وعرض میں دھماکے کس کے مفاد میں ہیں؟ کیا پاکستان میں بسنے والے مسلمان خود اپنی کشتی میں سوراخ کر کے ڈوبنا پسند کریں گے؟ کیا نائن الیون سے پہلے ایسی کارروائیوں کا وجود تھا؟ ہر ذی شعور کا جواب نفی میں ہے۔ برسوں سے شیعہ، سنی، وہابی، بریلوی، دیوبندی باہم مل کر زندگی سے لطف اندوز نہیں ہوتے رہے؟ کیا اِن کی باہمی رشتہ داریوں سے کسی کو انکار ہے؟ کیا داتا دربار، فرید گنج شکر، گولڑہ شریف، سیال شریف، تونسہ شریف، رحمان بابا کے مزاروں پر کوئی دہشت گردی ہوئی تھی؟ کسی مزار پر ''وہابیوں'' نے حملہ کیا تھا؟

نائن الیون کے بعد ہی یہ سب کچھ کیوں بھڑک اٹھا؟ یہ غور طلب مسئلہ ہے جسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں خودکش دھماکے ہوں یا ٹارگٹ کلنگ اس سے بھارت کا مفاد وابستہ ہو سکتا ہے۔ امریکہ، نیٹو یا اسرائیل کا مفاد وابستہ ہے کہ اسرائیلی وزیر بن گوریان نے کھلم کھلا پاکستان کو دشمن نمبر ایک کہا تھا اور بھارت کے ذریعے سبق سکھانے کی بات کی تھی۔ بن گوریان کا یہ بیان اُن کے سرکاری جریدہ جیوش کرانیکل میں شائع ہوا تھا۔ بھارت کی پاکستان سے ازلی دشمنی کسی ثبوت کی محتاج نہیں کہ معاملہ کشمیر کا ہو، کشمیر سے بہتے دریاؤں کے پانی کو روکنا ہو عالمی سطح پر ہر کوئی جانتا ہو۔ ہر اہم فورم پر بات کرتے نصف صدی سے زیادہ عرصہ بیت گیا ہے۔

جونہی کہیں خودکش دھماکہ ہوتا ہے۔ پہلے سے تیار ''نامعلوم مقام'' سے فون پر کوئی ''القاعدہ'' کوئی ''طالبان'' ذمہ داری قبول کر لیتا ہے اور اندرونِ ملک، ملکی قیادت کے بعض اہم ستون اور بعض دانشور بڑے ''منطقی دلائل'' کے ساتھ

یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ یہ کام القاعدہ کے سوا، وہابیوں کے سوا اور کوئی کر ہی نہیں سکتا اور جب وہ یہ بات کہہ رہے ہوتے ہیں تو الفاظ کا چناؤ اور لہجہ جھوٹ کی غمازی کر رہا ہوتا ہے۔ مگر ڈھٹائی کی انتہا کہ وہ گوئبلز سے بھی بڑھ کر اپنے اس جھوٹ پر استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ جھوٹ سنتے سنتے قوم کے کان پک گئے ہیں۔

ہم نے آغازِ کلام میں عرض کیا ہے کہ دیکھنے والی چیز مفاد ہے کہ کس کس کا مفاد وقوعہ سے وابستہ ہے۔ بھارت، امریکہ اور اسرائیل، پاکستان کے مسلّمہ دشمن ہیں۔ امریکہ کی دوستی منافقت پر مبنی ہے اور منافق کھلے دشمن سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ ان کی منصوبہ بندی آج کی نہیں، کل کی نہیں، برسوں سے بھی آگے کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

☆ فرانس کا بادشاہ لوئی ہشتم جب مسلمانوں کی قید سے آزاد ہوا تو اُس نے یورپی عیسائیوں کے اربابِ اختیار سے مل کر لائحہ عمل بنایا جس کا مقصد اسلام کو ختم کر کے مسلمانوں کو یورپی تسلط میں لانا تھا:

(۱) مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور تفرقہ پیدا کرنا اور خلیج کو وسیع کرتے رہنا۔

(۲) نیک اور صالح قیادت کا راستہ روکنا، رشوت، کرپشن وغیرہ کو زیادہ سے زیادہ کرنا۔

(۳) مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو کمزور کرنا، عورتوں کے ذریعے اخلاق و کردار کو تباہ کرنا، وغیرہ۔

(''تلاش''، ممتاز مفتی، صفحہ ۲۳۶)

اسے آپ بہت پرانی بات کہہ کر رد کر سکتے ہیں۔ ماضی قریب سے دوسری مصدقہ مثال لیجیے:

☆ منجاب رچرڈ بی مچل، سی آئی اے (امریکا)　　　(انتہائی خفیہ)

☆ بنام! سربراہ خفیہ سروس سی آئی اے (مصر)

آپ کے پاس ہمارے نمائندوں کی، کارندوں کی بھیجی ہوئی جو معلومات جمع ہو چکی ہیں مصری اور اسرائیلی انٹیلی جنس کی جو رپورٹیں ہمیں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مصر اور اسرائیل کے مابین جو سمجھوتا ہونے والا ہے۔ اس کے راستے میں مزاحم ہونے والی حقیقی قوت اسلامی تنظیمیں ہیں۔ ان میں سرفہرست اخوان المسلمون ہے جو مختلف شکلوں میں مختلف ممالک حتیٰ کہ امریکہ میں بھی کام کر رہی ہے۔

اسرائیلی محکمہ جاسوسی نے سفارش کی ہے کہ معاہدہ پر دستخطوں سے پہلے اس جماعت پر کاری ضرب لگائی جائے تا کہ معاہدہ پر دستخطوں کی ضمانت مل سکے...... ہم مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

☆ مکمل خاتمے کے بجائے جزوی خاتمے پر اکتفا کیا جائے صرف ان راہنما شخصیتوں کو ختم کیا جائے جو دوسرے ذرائع سے، جن کا ہم آگے ذکر کریں گے، قابو میں نہ آئیں (ضمیر کی قیمت نہ لیں) ان شخصیات کا خاتمہ ایسے طریقوں سے کیا جائے جو بالکل طبعی اور فطری معلوم ہو......،

☆ ان کی قیادتوں کو آپس میں کے شکوک وشبہات سے ٹکرا دیا جائے۔ اختلاف کے بیج بو کر خلیج کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے تا کہ باہمی سر پھٹول سے تعمیری کام ممکن نہ رہے۔

☆ سنت پر حملے کیے جائیں، ایسا کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ سنت اور دوسرے اسلامی ماخذوں کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں۔

☆ مختلف اسلامی جماعتوں میں پھوٹ ڈالی جائے۔ان جماعتوں کے مابین اوراندر تنازعات کھڑے کر کے اس خلیج کو وسیع سے وسیع تر کیا جاتا رہے۔

☆ نوجوانوں کو توجہ اسلامی تعلیمات کی طرف بڑھ رہی ہے یہ ایک زد ہے جس کا مقابلہ ضروری ہے خاص طور پر لڑکیاں اسلامی لباس کا التزام کر رہی ہیں اس کا مقابلہ ذرائع نشرواشاعت اور جوابی ثقافتی سرگرمیوں سے کرنا ضروری ہے۔(دستخط رچرڈ مچل۔بشکریہ مجلۃ الدعوۃ الکویت)

مذکورہ تفصیلی خط سے چند نکات بطور نمونہ آپ کے سامنے رکھے ہیں۔آپ مصر کی جگہ پاکستان پڑھتے ایک بار پھر توجہ سے اپنے ذہن میں محفوظ رکھتے پاکستان کے موجودہ حالات کا تجزیہ کیجئے اور پھر خود ہی فیصلہ کیجئے کہ ڈیرہ اسماعیل خان یا قبائلی ایجنسیوں میں شیعہ سنی فسادات کس کے مفاد پر گواہی دیتے ہیں، رحمان بابا کا مزار ہو یا داتا دربار کا خودکش حملہ کس کے لیے نفع بخش ہے؟ شیعہ سنی راہنماؤں کی ٹارگٹ کلنگ سے فائدہ کسے ہوگا؟ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہمارے ہر شعبہ زندگی میں خصوصاً اسٹیبلشمنٹ اور دینی جماعتوں میں، دانشور طبقہ میں، سی آئی اے، را اور موساد کے تنخواہ دار ایجنٹ موجود ہیں مگر پہچان لینے کے باوجود بسا اوقات نام لیتے شرماتے ہیں، خوف کھاتے ہیں اور جب وہ اقتدار کے ایوانوں سے نکلتے ہیں تو ہمارے لب کھلتے ہیں مثلاً کسی سابقہ حکومت کا مزیر خزانہ شعیب ہو یا شوکت عزیز اور پرویز مشرف ہو۔

دینی جماعتوں میں موجود ''گھس بیٹھیے'' ہیں جو دینی جماعتوں کی تقسیم در تقسیم میں مصروف ہیں، گروہ بندیاں ہو رہی ہیں اتحادِ ملت کے بخیے ادھڑ رہے ہیں اور ان کی ''قوت و منصوبہ بندی'' کے سامنے علمائے حق بے بس ہیں، مٹی کے مادھو ہیں۔تقویٰ کا غلاف لپیٹے اللہ کو ''خوش'' کرنے میں مصروف ہیں۔انبیاء علیہم السلام کی وراثت کے دعویدار ہیں مگر وراثت کے حامل نہیں ہیں۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام کے نام پر دشمن کے ایجنٹ دہشت گردی کرتے ہیں، (بندر دودھ پیتا ہے، ریچھ منہ کو لگائی گئی بالائی کے سبب پٹتا ہے) دینی جماعتیں بدنام ہوتی ہیں۔دین کا علم رکھنے والا کون سا مسلمان ہوگا جو مسجد میں تخریب کاری کرے گا؟ دربار کی حرمت مجروح کرے گا؟ کیا نائن الیون سے پہلے کبھی ایسا ہوا تھا؟ یہ دہشت گردی ہمارے آقاؤں کی عطا ہے۔یہ ''اسلامی دہشت گردی'' اور ''مذہبی انتہا پسندی'' کے علم تلے اس وقت تک پھلتے پھولتے رہیں گے جب تک آقا کا سایہ ہمارے سروں پر ''سلامت'' رہے گا اور مستقبل و بعید میں یہ کمبل چھوڑتا نظر نہیں آتا۔کیا خیال ہے آپ کا؟ کچھ غلط تو نہیں کہا؟ مسیحیوں پر حملے، قادیانیوں کی عبادت گاہوں، درباروں اور مساجد پر حملے باہمی سر پھٹول سے پاکستان کو عدم استحکام کی طرف دھکیلنے کا ایجنڈا ہے۔یہ کس کا مفاد ہے؟

عدالتیں دہشت گردوں کو بری کر دیتی ہیں:

اپنوں اور غیروں کو شدید ترین اعتراض ہے کہ پاکستان میں عدالتیں، خصوصاً دہشت گردی کی عدالتیں دہشت گردی کے ملزموں کو رہا کر دیتی ہیں اور وہ پھر دہشت گردانہ کارروائیوں میں دیدہ دلیری سے مصروف ہو جاتے ہیں۔یوں ملک میں دہشت گردی ختم ہونے کے بجائے دن بدن بڑھ رہی ہے۔اس اعتراض کو میڈیا میں نہایات اونچے سروں میں نشر کیا جاتا ہے۔یہ پاکستانی عدالتوں پر حرف گری ہے یا حقیقت اسی پر ہم اپنا نقطہ نظر آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔جہاں جھول محسوس کریں نشاندہی فرما دیں اصلاح ہو جائی گی۔

کسی جگہ خودکش دھماکہ ہو یا ریموٹ کنٹرول دھماکہ سب سے پہلے یہ اعلان ہوتا ہے کہ خودکش بمبار کا سر مل گیا ہے اور

اس ادھڑے سر کی نوک پلک سنوار کر اس کی تصویر یا قلمی خاکہ سے شناخت کی کوشش کی جاتی ہے۔ جائے وقوعہ پر مرنے والے دوسرے لوگوں کے سر بھی ہوتے ہیں۔ زخم اور بارود کے ذرّات بھی مہر سر اور ہر لاش پر ہو سکتے ہیں ایسے میں کوئی ایک سر اٹھا کر اسے خودکش بمبار کا نام دینے میں غلطی کا بہت زیادہ امکان ہے۔ چند گھنٹے بعد مشتبہ دہشت گردوں اور چند روز بعد کسی ماسٹر مائنڈ کی خبر عوام کو سنا دی جاتی ہے تا کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے اور اداروں کی ''پھرتیلی'' کارروائی سے ان کی اعلیٰ کارکردگی کا تاثر قائم رہے۔

ایسا بھی اکثر ہوا ہے پشاور میں ہوا اور چند گھنٹے بعد مشتبہ دہشت گرد گروہ کا ماسٹر مائنڈ یا رکن جنوبی پنجاب یا سندھ کے کسی شہر سے پکڑے جانے کی خبر عوام کو سنا دی گئی۔ جہاں سے جس کو پکڑا گیا وہاں کی آبادی کے لوگوں نے اس کے کردار کی، اس کی بے گناہی کی تصدیق کی مگر'' کارروائی کے کامیابی کے لیے ملزم دھر لیا گیا اور اسے تفشیشی مرکز لے جا کر اقبال جرم کرواتے چالان تیار کر کے ایجنسی کے لوگ مطمئن ہو گئے، بڑوں کے سامنے سرخرو ہو گئے۔ بے شمار بے گناہوں کی گرفتاری پر ان کے والدین، اہل محلّہ اور اہل دیہہ نے احتجاج کیا ہے جو ملکی اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوا۔ کچھ دہشت گردانہ کارروائیاں ایجنسیوں کی ڈرامہ بازی بھی تھی مثلاً جنرل پرویز مشرف پر پہلا قاتلانہ حملہ جس میں پل کا صرف ایک معمولی کونا ٹوٹا تھا کہ ''دہشت گردانا ڑی'' تھے۔

ایسے مقدمات کے چالان جب عدالتوں میں جاتے ہیں تو عدالتیں آنکھیں بند کر کے حکومت کی لاج رکھنے کی خاطر عدل کا قتلِ عام کرنے پر آمادہ نہیں ہوتیں۔ میرٹ پر ہر کیس کا جائزہ لیا جاتا ہے، پولیس رپورٹ، پولیس کے خود ساختہ گواہوں اور ملزم کے ''اقبالی بیان'' کو جب ملزمان کے گواہان کے بیانات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے تو عدالت کے سامنے ایک مکمل ''منہ بولتی'' تصویر آ جاتی ہے جس سے نظریں چرانا، جسے نظر انداز کرنا عدالت کے باضمیر جج کے لیے ممکن نہیں رہتا۔ نتیجتاً ''مجرم'' انصاف کے کٹہرے سے صاف بچ نکلتے ہیں۔

ہم اپنے مذکورہ نقطہ نظر کی تائید میں بطور مثال پروفیسر محمد سعید صاحب، ذکی لکھوی اور دوسرے ''مجرمان'' کے مقدمہ کو پیش کرتے ہیں۔ بھارت نے الزام لگایا، ثبوت پیش کیے، وزیر داخلہ کے حکم پر پاکستانی ایجنسیاں فوراً حرکت میں آئیں اور بھارتی الزامات کی پاداش میں الدعوۃ کی ٹیم دہشت گرد گردانی گئی، گرفتار ہوئی، نظر بند ہوئی۔ جب یہ دہشت گردی کے ماسٹر مائنڈ اور اس کی ٹیم کا مقدمہ عدالت میں گیا تو فاضل عدالت نے آنکھیں بند کر کے الزامات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک ایک الزام کو عدل کی کسوٹی پر پرکھتے مقدمہ خارج کر دیا۔

جہاں تک ملزمان کے ''اقبالی بیانات'' کی حقیقت کا تعلق ہے، ہمارے تفشیشی مراکز کے ''سائنسی طریقہ تفشیش''، سے ہماری اسٹیبلشمنٹ کا کوئی رکن یا اعلیٰ قیادت سے کوئی معتبر شخصیت چند گھنٹے کے لیے گزر جائے تو ایسے ایسے اقرار سامنے آئیں گے کہ عقل و شعور سر پیٹ لیں گے۔ عدلیہ کو مجرم چھوڑنے کا طعنہ دینے سے پہلے دہشت گرد پہچاننے، دہشت گرد پکڑنے اور قبالی بیان حاصل کرنے کے جملہ مراحل میں اپنے ضمیر کے کھرے پن کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ ایجنسیاں حقیقی مجرم پکڑیں گی تو عدالتیں سزا دیں گی۔ دھماکے بھارتی را کرتی ہے، امریکی سی آئی اے اور موساد کرواتی ہے، ان سے رشتہ داری نبھانے والے ان کا نام لینے اور انھیں پکڑنے کے بجائے ہاتھ ڈالتے ہیں الدعوۃ، لشکرِ طیبہ، لشکر جھنگوی، جیش محمد وغیرہ پر۔ ملک کا دشمن کون ہے ۱۷ کروڑ عوام جانتے ہیں صرف حکومت نہیں جانتی۔